کیابیت العنکبوت کے معنی ''تارِ عنکبوت، جالے، Web'' ہیں؟

قطعی نہیں!

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۱ میں ارشاد فرمایا:

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلۡعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتۡ بَيۡتًاۖ

''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو أَوۡلِيَآءَ اختیار کرلیا ہے اُس خاص مادہ مکڑی کی سی مثال ہے جس نے ایک گھر اختیار کیا۔

وَإِنَّ أَوۡهَنَ ٱلۡبُيُوتِ لَبَيۡتُ ٱلۡعَنكَبُوتِۖ لَوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ ○

اور بیشک گھروں میں اس مخصوص مادہ مکڑی کا اختیار کیا ہوا گھر سب سے کمزور ہوتا ہے۔ کاش! وہ جانتے (علم رکھتے)!''

قرآنِ مجید میں دی گئی اس خوبصورت اور معنی خیز مثال کے ضمن میں عربی/اردو اور انگریزی زبان کے قدیم اور جدید تراجم وتفاسیر میں لکھے گئے مواد کا لب لباب کچھ یوں ہے:

- مکڑی گھر بناتی ہے
- مکڑی کا بنایا ہوا جالا (Web) اس کا گھر ہے۔
- مکڑی کا بنایا ہوا جالا (Web) فیملی مینشن (Family mansion) ہے

- مکڑی کا جالا سب گھروں سے کمزور ہوتا ہے۔
- مکڑی کا جالا اتنا کمزور ہے کہ ہوا کے جھونکے سے ٹوٹ جاتا ہے۔
- مکڑی کا جالا انگلی کی چوٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا
- مکڑی جالا تنتی ہے جس میں اپنے سے کمزور کو تو پھانس لیتی ہے لیکن جب مقابلہ اپنے سے زیادہ زور آور کیساتھ آپڑے تو اس کا گھر سب سے زیادہ کمزور ثابت ہوتا ہے۔

(اس مضمون کے آخر میں چند تفاسیر سے اقتباس درج کیے گئے ہیں)

قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ کے ضمن میں جو کچھ کہا گیا وہ حقیقت نہیں۔ حقیقت کیا ہے؟ آئیں دیکھیں

مکڑی کا جالا (Web) گھر، فیملی مینشن family mansion نہیں ہے۔ بلکہ شکار گاہ ہے۔ نر اور مادہ مکڑی فیملی کے طور پر زندگی گزارتے ہی نہیں۔ نر اور مادہ مکڑی شکاری جالے (Web) اپنے الگ الگ بناتے ہیں۔ نر اور مادہ مکڑی کا بنایا ہوا جالا (Web) کمزور نہیں ہوتا بلکہ مظبوطی اور پائیداری میں اپنے آپ میں ایک کمال کی شئے ہے۔ اس کا دھاگہ اس جیسی موٹائی کی سٹیل سے پانچ گنا زیادہ مضبوط ہے اور ٹوٹے بغیر اپنی لمبائی سے چار گنا زیادہ کھینچا جاسکتا ہے۔ یہ ہوا کے جھونکے سے نہیں ٹوٹتا اور اس میں اپنے سے زور آور کو مکڑی پھانس لیتی ہے۔ مکڑی کے جالے کے دھاگے کی مثل بنائے گئے مصنوعی دھاگے سے بُلٹ پروف جیکٹ اور گاڑیوں کی سیٹ بیلٹ بنائی جاتی ہیں۔ جناب ھارون یحییٰ صاحب نے مکڑی کی مختلف اقسام (Species) کے متعلق اب تک کی حاصل کردہ معلومات کو اکٹھا کر کے اپنی کتاب The Miracle in the Spider میں خوبصورت تصویروں سے مزین کر کے شائع کیا ہے۔ انہوں نے ان معلومات کے ساتھ قرآنِ مجید کی اُن آیات کے حوالے شامل کئے ہیں جن میں تخلیق کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کتاب میں مکڑی کی تخلیق کی خوبصورتی اور کامل ہونے پر زور (emphasis) دیا گیا ہے لیکن اُس آیت مبارکہ اور بات کا ذکر بھی نہیں کیا گیا جس کیلئے قرآنِ مجید میں مکڑی کا حوالہ آیا ہے۔ کسی بھی انسائکلو پیڈیا میں مکڑی کے عنوان تلے اس کے جالے (Web) کے متعلق دی گئی ان معلومات سے واضح ہے کہ یہ کمزور نہیں بلکہ انتہائی مضبوط ہوتا ہے:

"Spider's thread is five times stronger than the steel of same thickness, and can stretch to four times its own length "..To put it in technical terms , spider's thread, from the point of its resistence to breaking and the extent it can stretch before breaking, is a material the like of which does not exist"

مکڑی کے جالے کے متعلق آنکھوں سے دکھائی دینے والی ان معلومات کی موجودگی میں کتب تفاسیر میں کہی ہوئی باتوں کو اگر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو ایک واضح تضاد ابھرتا ہے۔ لیکن قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے جس نے مکڑی کے جالے کا قطعی ذکر نہیں فرمایا اور نہ اسے کمزور کہا ہے۔ کتاب کی بات وہ ہے جو اس کے الفاظ اور جملے کہتے ہیں۔ کتاب کے الفاظ اور جملوں کے معنی اور مفہوم اگر کسی دوسری زبان میں ہم بیان کردہ بات کے متعلق اپنے تخیل، گمان (perception) کی بنیاد پر کریں گے تو وہ بات ہماری اپنی ہوگی اسے اُس کتاب کی بات نہیں مانا جاسکتا۔ كَمَثَلِ ٱلۡعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتۡ بَيۡتًاۖ میں ''تارِ عنکبوت، جالے، Web'' کا قطعی کوئی ذکر نہیں۔ آیت مبارکہ میں '' اِتَّخَذَت '' ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اور معنی ہیں ''اس مخصوص مکڑی نے اختیار کیا''۔ اور جن لوگوں کے متعلق یہ مثال دی گئی ہے ان کیلئے بھی لفظ ''اِتَّخَذُوا'' استعمال ہوا ہے جو ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اور معنی ہیں

’’انہوں نے اختیار کرلیا ہے‘‘۔ان دونوں الفاظ کا مادہ ’’ا خ ذ‘‘ ہے جس کے معنی ’’لینا، قبول کرنا، اختیار کرنا‘‘ ہیں اور یہ عطا یعنی ’’دینا‘‘ کی ضد ہے۔آیت مبارکہ میں گھریا جالے بنانے کا قطعی کوئی ذکر نہیں۔لوگوں کے اولیاء اختیار کرنے اور ایک خاص مادہ مکڑی کے ایک گھر کو اختیار کرنے کی بات کی گئی ہے۔جالے، Web بنائے جاتے ہیں، انہیں تعمیر کرنا پڑتا ہے۔یہ بنے بنائے اختیار نہیں کئے جاتے اور نہ ہی کوئی مکڑی کسی دوسری مکڑی کے بنائے ہوئے جالے کو اختیار کرتی ہے۔مکڑی کو جب بھی شکار کرنے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ اپنا نیا جالا بناتے ہیں۔

کتاب کا بنیادی مقصد علم کو محفوظ کرنا اور زمان ومکان کے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اور اگر یہ محفوظ کیا گیا علم زمان ومکان میں مقیم تمام انسانیت کیلئے ہو تو پھر یہ بات بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ کتاب آسان فہم ہو کیونکہ انسانوں کے فہم وادراک کی سطح مساوی نہیں ہوتی۔علم کو آسان فہم بنانے کا ایک طریقہ بات کو مثال سے واضح کرنا ہے

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسۡتَحۡيِۦٓ أَن يَضۡرِبَ مَثَلٗا مَّا بَعُوضَةٗ فَمَا فَوۡقَهَاۚ

’’بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ مادہ مچھر یا اس سے بھی چھوٹی مادہ کی مثال دے‘‘ (حوالہ البقرۃ۔۲۶)

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ بات کو سمجھانے اور تمہارے ادراک کی آسانی کیلئے قرآنِ مجید کو چھوٹی بڑی مثالوں سے مزین کیا گیا ہے مثال کے معنی انداز، اسلوب، شکل وصورت، وہ نمونہ ہیں جس کے مطابق کوئی چیز بنائی جائے۔مثال محسوس حوالے سے ہوتی ہے اور باتوں، اشیاء، رویئے اور روش کو نمایاں طور پر ظاہر اور واضح کردیتی ہے

وَيَضۡرِبُ ٱللَّهُ ٱلۡأَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُونَ ۝

’’اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ (بات کو) محفوظ رکھیں (نصیحت لیں)‘‘ (حوالہ سورۃ ابراہیمؑ۔۲۵)

انسان کی یادداشت (Memory) میں بہتر انداز میں وہ بات محفوظ ہوتی ہے جسے تقابلی جائزے کے بعد محفوظ کیا گیا ہو۔

’’يَتَذَكَّرُونَ‘‘ جمع مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے اور اس کا مادہ ’’ذ ک ر‘‘ ہے جس کے معنی کسی چیز کو محفوظ کرلینا، بات کو دل میں حاضر کرلینا ہیں۔اور کسی بھی بات سے نصیحت انسان تب لے گا اگر وہ اس کی یادداشتوں میں محفوظ ہوجائے۔

قرآنِ مجید نے بعض انسانوں کے رویئے اور نفسیات کی انتہائی معنی خیز اور خوبصورت مثال ایک مخصوص مادہ مکڑی کے رویئے اور انداز سے دی ہے۔ارشاد فرمایا

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلۡعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتۡ بَيۡتًاۖ

''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو أَوۡلِيَآءَ اختیار کرلیا ہے اُس خاص مادہ مکڑی کی سی مثال ہے

جس نے ایک گھر اختیار کیا۔

وَإِنَّ أَوۡهَنَ ٱلۡبُيُوتِ لَبَيۡتُ ٱلۡعَنكَبُوتِۖ لَوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ ○

اور بیشک گھروں میں اس مخصوص مادہ مکڑی کا اختیار کیا ہوا گھر سب سے کمزور ہوتا ہے۔ کاش! وہ جانتے (علم رکھتے)!''

بعض کا خیال ہے کہ شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں کی طرح مکڑیوں میں بھی مادہ مکڑی سے جنسی ملاپ کے بعد نر مر جاتے ہیں لیکن یہ سچ نہیں۔ اور جب نر مکڑی کو جنسی خواہش غالب آتی ہے تو وہ شکاری جالے سے نکل کر کسی مادہ کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اور اگر زمین پر جنسی ملاپ کیلئے تیار اور رضا مند اپنی ہی نسل کی مادہ اسے مل جائے تو دونوں آپس میں ملاپ کرتے ہیں۔ ان کی اکثر نسلوں میں جنسی ملاپ کے بعد نر اور مادہ امن وسکون سے ایک دوسرے سے الگ اپنی اپنی راہ چلے جاتے ہیں۔ اور ان کی بعض نسلوں میں کئی نر مادہ سے ملاپ کے بعد مر جاتے ہیں۔

انسان جس کسی انداز میں شرک کرتا ہے درحقیقت مفادات اور خواہشات کی تکمیل کی آرزو میں سہارے تلاش کرتا ہے اور حقائق کی دنیا سے فرار ہوکر تخیل کی فضاؤں میں ڈیرے جماتا ہے۔ آیت مبارکہ میں اِتَّخَذَت ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اور معنی ہیں ''اس مخصوص مؤنث نے اختیار کیا'' اور بعض نسلوں کی مادہ مکڑی انڈے دینے اور ان کی حفاظت ونگہداشت کیلئے جسے ''گھر'' کے طور پر اختیار کرتی ہے اس سے زیادہ ناپائدار گھر کسی جانور کا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے انڈوں کی تھیلی کو زمین پر پڑی کسی خشک ٹہنی پر رکھ کر اسے پتوں سے ڈھانپ دیتی ہے یا کسی کنکر کے ساتھ اسے چمٹا دیتی ہے۔ اور جب اس سے یہ ٹہنی اور کنکر کھو جاتا ہے تو پھر کسی بھی کنکری یا کاغذ کے ٹکڑے کو اٹھا کر سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ اللہ کے سوا دوسروں کو سہارا بنانے والوں کی ذہنیت اور نفسیات اور اس مادہ مکڑی کی روش میں کمال کی مماثلت ہے۔ انسائکلو پیڈیا اینکارٹا سے مادہ مکڑی کے گھر اختیار کرنے کے متعلق ایک اقتباس:

Spider

The females of many species place the egg sac on a stalk, wraps leaves about it , **attach it to a stone, or cover it with smooth silk before abandoning it**. Other females guard the egg sac or carry it either in their jaws or attached to the spinnerets. **If a female loses an egg sac, she makes searching movements and may pick up a pebble or a piece of paper and attach it to the spinnerets .**(Encyclopaedia Encarta)

اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں کی روش کی مثال ایک مخصوص نسل کی مادہ مکڑی کی عادت سے دینے کے بعد سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۳ میں بتایا کہ تعقل کیا ہے اور کون کرتا ہے؟

وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَـٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا ٱلْعَـٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾

''اور یہ ہیں مثالیں جنہیں ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں مگر ان پر تعقل نہیں کرتے سوائے ان کے جو علم (معلومات رکھنے) والے ہیں''

مثال ظاہر حوالے سے ہوتی ہے۔ تعقل اشیاء کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد کا مرحلہ ہے۔ معلومات کے بغیر تخیل کی پرواز سے وہ سب کچھ تو کہا جا سکتا ہے جس کا حقیقت سے دور کا واسطہ نہیں ہوتا لیکن بنیادی معلومات کے بغیر کسی بارے میں تعقل نہیں کیا جا سکتا۔ ماضی کے لوگوں کی تخیل سے کہی ہوئی باتوں کو بھی اپنے سینے سے چمٹائے رکھنا کوئی مناسب روش نہیں ہے۔ قرآنِ مجید نے اصول طے کئے ہوئے ہیں۔ فرمایا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کی طرف جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول (کریم) کی طرف

قَالُواْ حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ

تو وہ کہتے ہیں ''ہمیں وہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا'' (حوالہ المائدہ۔۱۰۴)

جن لوگوں نے اپنی عقل وفکر کے اردگرد حصار بنالیا ہے یا دوسروں نے بنا دیا ہے ان کے دیئے ہوئے جواب میں باپ دادا کی روایت کی تقلید کو کوئی عقیدت اور مقدس بات نہ سمجھ لے اس لئے واضح فرمایا

أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝

'' اگر چہ ان کے باپ دادا کسی شئے میں عقل وفہم سے کام نہیں لیتے تھے اور رہنمائی نہیں پاتے تھے'' (حوالہ البقرۃ۔۱۷۰)

أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ (حوالہ المائدہ۔۱۰۴)

'' کیا (اس صورت بھی ان کی پیروی کریں گے) اگر چہ ان کے باپ دادا کسی شئے کے متعلق جانتے نہیں تھے اور رہنمائی نہیں پاتے تھے''

آباؤاجداد کی ڈگر، عادت اور روایت پر چلنے پر بضد رہنے والوں کو آباؤاجداد کے حوالے سے دو باتوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا ''اگرچہ کسی شئے میں عقل وفہم سے کام نہیں لیتے تھے'' اور لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا ''اگرچہ کسی شئے کے متعلق معلومات نہیں رکھتے تھے''۔

علم ءَايَـٰتٍ کا ہوتا ہے۔ءَ ايَةٍ کسی ظاہری علامت، شئے، نشانی کو کہتے ہیں جس کا ایک متعین اسم ہوتا ہے۔ءَ ايَةٍ بین اور غیر متبدل ہے اور مختلف آیات کی انفرادیت اور ان کے مابین باہمی ربط، تعلق (relationship)، فرق کو سمجھنا اور اس تعلق اور فرق سے پیدا ہونے والے نتیجے کو جاننا عقل سے کام لینا کہلاتا ہے۔ ''عقل'' کے معنی ''علم، معلومات'' کو یادداشت میں ''محفوظ، قید'' کرنا ہے۔اور معلومات حاصل ہو جانے کے بعد کا مرحلہ ''تعقل'' کرنا ہے جس میں عقل مماثلت، اختلاف اور فرق کو متعین کرتی ہے۔قرآنِ مجید کے مطابق ءَ ايَةٍ کا علم انسان کو زمانہ گزرنے کے ساتھ بتدریج حاصل ہوتا جاتا ہے جس سے واضح ہے کہ پچھلے لوگوں کو تو بعض باتوں کے متعلق بنیادی معلومات ہی حاصل نہیں تھیں تو اُن کے حوالے سے تعقل کرنے کا مرحلہ کیسے طے ہو سکتا تھا؟ اِس سے واضح ہے کہ علم اور عقل وفہم کی کسوٹی پر پرکھے بغیر پچھلوں کے طور طریقوں، ڈگر، روایتوں اور باتوں کی تقلید انسان کو راہ راست سے بہت دور لے جا سکتی ہے یہ پرستش ہے۔یہ عقل وفکر کے اردگرد بنایا گیا ایسا حصار ہے جو سماعت اور عقل کا تعلق معطل کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے رسول مختلف زمان و مکان میں لوگوں کی عقل وفکر کے گرد بنائے گئے اِسی حصار، طوق (اغلال) کو توڑنے کیلئے کوشاں رہے۔اور آج کے دور میں اس حصار کو توڑنے کیلئے قرآنِ مجید ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

سَنُرِيهِمْ ءَايَـٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ

''ہم قرآنِ مجید کا انکار کرنے والوں کو مستقبل میں آفاق اور خود ان کی ذات میں اپنی آیات (نشانیاں، معلومات، علم) دکھاتے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ قرآنِ مجید بیانِ حقیقت ہے'' (حوالہ فصلت۔۵۳)

ہم نے دیکھ لیا کہ حقیقت وہی ہے جسے قرآنِ مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۱ میں بیان فرمایا تھا۔اس لئے سنجیدہ لوگوں کی طرح ہم تسلیم کریں کہ قرآنِ مجید بیان حقیقت ہے۔

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَـٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾

''یہ جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔تو کیا تم اس حدیث (قرآنِ مجید) کو غیر سنجیدگی سے لیتے ہو؟'' (الواقعة.۸۰۔۸۱)

إِنَّ هَـٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ ''یقیناً یہ (قرآنِ مجید) یقینی بیانِ حقیقت ہے'' (الواقعة.۹۵)

وَإِنَّهُۥ لَحَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٥١﴾ ''اور یقیناً یہ (قرآنِ مجید) یقینی بیانِ حقیقت ہے'' (الحاقة.۵۱)

[ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی۔تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔سعودی عرب] ''جن لوگوں نے اللہ تعالٰی کے سوا اور کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے وہ بھی ایک گھر بنالیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا مکڑی کا گھر ہی ہے، کاش! وہ جان لیتے''۔تفسیر: جس طرح مکڑی کا جالا (گھر) نہایت بودا، کمزور اور ناپائیدار ہوتا ہے، ہاتھ کے ادنٰی سے اشارے سے وہ نابود ہو جاتا ہے، اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا معبود، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا بھی ایسا ہی، یعنی بالکل بے فائدہ ہے کیونکہ وہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتے۔اس لئے غیر اللہ کے سہارے بھی مکڑی کے جالے کی طرح یکسر ناپائیدار ہیں۔''

[مولانا احمد رضا خان بریلوی۔تفسیر مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی۔کنز الایمان فی ترجمة القرآن]

''ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالئے ہیں مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کو گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا گھر'' تفسیر: اپنے رہنے کیلئے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد وغبار و بارش کسی چیز سے حفاظت۔ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچاسکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچاسکیں''

[ترجمہ وتفسیر مولانا ابُو الاعلیٰ مودودی۔تفہیم القرآن]

''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنالئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔کاش یہ لوگ علم رکھتے''۔تفسیر: جو توقعات کا گھروندا تم نے بنا رکھا ہے اس کی حقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ کچھ نہیں۔جس طرح مکڑی کا جالا ایک انگلی کی چوٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا---]

[مولانا امین احسن اصلاحی۔تدبر قرآن]

''ان لوگوں کی تمثیل جنہوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنائے ہیں بالکل مکڑی کی تمثیل ہے۔---''تفسیر:۔۔دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے والوں کی مثال مکڑی کی ہے جو اپنے بُنے ہوئے جالے کو اپنے زعم میں بڑی چیز سمجھتی ہے لیکن سب سے زیادہ بے ثبات اور بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے جو ہوا کے جھونکے کی بھی تاب نہیں لاسکتا'']

[تفسیر نمونہ۔ترجمہ مولانا سید صفدر حسین نجفی۔مصباح القرآن ٹرسٹ]

''جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسروں کو اپنے اولیاء بنا رکھا ہے وہ مکڑیوں کی مانند ہیں کہ وہ بھی اپنے لئے گھر بناتی ہے اور مکڑی کا گھر کمزور ترین ہے''۔--''مکڑی کی مانند ہیں جو اپنے لئے جالا تنتی ہے'']

[جناب غلام احمد پرویز صاحب۔مفہوم القرآن، طلوع اسلام ٹرسٹ، لاہور] ''مکڑی جالا تنتی ہے جس میں اپنے سے کمزور کو تو پھانس لیتی ہے لیکن جب مقابلہ اپنے سے زیادہ زور آور کیساتھ آپڑے تو اس کا گھر سب سے زیادہ کمزور ثابت ہوتا ہے''۔

Yusuf Ali: "The parable of those who take protectors other than Allah is that of the Spider who builds (to itself) a house; but truly the flimsiest of houses is the Spider's house if they but knew. [3466 The Spider's house is one of the wonderful signs of Allah's cre ation. It is made up fine silk threads spun out of silk glands in the spider' s body. There are many kinds of spiders and many kinds of spider houses. Two main types of h ouses may be mentioed. There is the tubular nest or web, a silk-lined house or burrow w ith one or two trap-doors. This may be called his residential or family mansion. Then there is what is called spider's web.....The female spider is much bigger than the male, and in A rabic the generic gender 'Ankaboot is feminine"][Reference Computer CD "Alim" ISI Software Corp. U.S.A]